جیل میں موجود تھے) انہیں ایک نوٹس ملا، جس کا مفہوم یہ تھا کہ "ان کی رہائی کا کوئی سوال نہیں" جیلر نے انہیں بلا کر کہا کہ اس پر "عَلِمۃ" (اطلاع مل گئی) لکھ دو۔ عبدالحکیم نے ادبی اور معنی خیز انداز میں "عَلِمۃ" کے بجائے "وما یشاؤن الا ان یشاء اللہ" لکھ دیا بس پھر کیا تھا، اس "متمرد" کی سزا کا حکم صادر ہو گیا، جو ظالموں کو اللہ کی دھمکی دیتا ہے۔ اور بے چارے پر ڈنڈوں اور ہاتھوں سے اتنی بارش ہوئی کہ قریب المرگ ہو گئے (ص ۲۰۰-۲۰۲)

البہی الخولی رجن کی کتاب تذکرۃ الدعاۃ پر اسی سلسلے میں تبصرہ کیا جا رہا ہے اور جن کے مضامین، قصص القرآن پر "المسلمون" میں مسلسل نکل رہے ہیں) کی روداد الم تو ایسی ہے کہ یہ گنہگار اپنی سنگ دلی اور الٹی سیدھی تاریخ نگاری کی مشق کے باوجود بیان کرنے سے قاصر ہے۔ جب پڑھتا ہوں اور لکھنے کا ارادہ کرتا ہوں، تو دل بے قابو ہو جاتا ہے اور دست و قلم کی تھرتھراہٹ دیکھ کر آنکھیں ہمدردی پر آمادہ ہو جاتی ہیں۔ اللہ اللہ!! ایک قرآن کا عالم، "تذکرۃ الدعاۃ" کا مصنف، اس پر گھنٹوں ننگا کر کے (آخر میں ایک مختصر سا جانگیہ چھوڑ دیا گیا تھا) ڈنڈوں نہیں بلکہ لوہے کی موٹی سلاخوں کی بارش ہو۔ اور پھر وزیر اعظم ابراہیم عبدالہادی آکر تماشہ دیکھیں (ص ۳۸۲) اس سے زیادہ شرمناک واقعہ سننے میں نہیں آیا۔ جرم، پوچھئے، تو کچھ بھی نہیں۔ صالح عشماوی، ابراہیم عبدالہادی کے عہد حکومت کو عہد برامکہ کہتے ہیں۔ یہ اس کی بڑی عزت افزائی ہے۔ یہ پوری روداد خود البہی الخولی کے قلم سے "صوت الامۃ" میں شائع ہوئی تھی۔ مصنف نے اس کا خلاصہ دیا ہے، جو پورے چار صفحے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس زدو کوب کے دوران میں وہ بار بار بیہوش ہوئے اور سارا جسم خون سے لت پت تھا (ص ۳۸۲-۳۸۳)۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی زندگی منظور تھی، ورنہ ظالموں نے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔ سچ کہا: "وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ" ـــــ یہ دو واقعے نمونہ کے طور پر راقم نے بیان کئے ہیں، ورنہ بعض نوجوان کارکنوں کے گھر کی مستورات کے ساتھ بھی "بے عنوانیاں" کی گئیں (ص ۲۹۶)۔ یہ سب کچھ ایک مسلمان بادشاہ کی مسلمان وزارت کی مسلمان پولیس کے ہاتھوں ہوا، فالی اللہ المشتکی۔

تبصرہ بہت طویل ہو گیا۔ اور قابل ذکر چیزیں بہت سی رہ گئیں۔ نگاہ انتخاب بھی حیران رہ گئی، کیا بیان کرے، کیا چھوڑے؟ بہر حال محمد علی الطاہر کے جہاد مسلسل کی یہ بھی ایک کڑی ہے اور وہ اس پر مستحق مبارکباد ہیں۔

(۵) دلیل مؤرخ المغرب الاقصیٰ (مغرب اقصیٰ کے مورخ کا راہ نما) مؤلف: عبدالسلام بن سعود